سوال

(69) مذی اور ودی کی نجاست میں اختلاف ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مذی اور ودی کی نجاست میں اختلاف ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذی اور ودی کی نجاست میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (ہذا فی ا ٔنذکروا علم واحفظ) سب کے نزدیک کپڑے یا بدن کے جس حصے میں بھی لگ جائیں ان کا دھونا ضروری ہوگا۔ ہاں حنفیہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ پیشاب کی طرح (مذی اور ودی کے خروج کی صورت میں بھی) استنجاء بالحجر کافی ہوگا۔ امام احمد سے بھی ایک روایت یا قول اسی کے موافق مروی ہے اور امام نووی نے بھی شرح مسلم کے علاوہ اپنی کتابوں میں اسی قول کی تصحیح کی ہے۔

مذی اور ودی کی نجاست پر اتفاق اور اس میں عدم اختلاف کی وجہ: یہ ہے کہ منی کے بارے میں اختلاف کی اصل بنیاد ہے وہ ان دونوں کے بارے میں کلی طور پر مفقود ومعدوم ہے۔

یہ معلوم ہے کہ حنفیہ وحنابلہ کے نزدیک قلیل نجاست غلیظہ معفوعنہ ہے، اور شافعیہ کے نزدیک کثیر وقلیل دونوں کا کلی قلع وقمع ضروری ہے اور ذرہ بھر بھی معفوعنہ نہیں ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ حدیث سے کپڑے میں لگی ہوئی منی یابس بلکہ رطب کا بھی فرک وحت کافی ثابت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ فرک وقرص وحت سے منی کا کلی ازالہ ہرگز نہیں ہوسکتا، منی کے کچھ اجزاء ضرور کپڑے میں رہ جاتے ہیں۔ اب شافعیہ کے لیے بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہا کہ منی کو پاک کہیں بخلاف حنفیہ وحنابلہ کے کہ وہ یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کر لیں گے کہ باقی منی مقدار قلیل ویسیر ہے اور وہ مفوعنہ ہے اور یہ منی کا طہارت کو مستلزم نہیں ہے جس طرح نعل میں تر یا خشک لگی ہوئی نجاست کے ازالہ کے لیے نعل کا زمین پر خوب رگڑ دینا کافی ہے اور یہ لگنے والی گندگی اور غلاظت کی طہارت کو مستلزم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کا قائل ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ منی سے کپڑے کی تطہیر اور غلاظت سے جوتی کی تطہیر کے معاملہ میں شریعت نے آسانی رکھی ہے اور بس۔ اور اس قسم کی تفصیل مذی اور ودی کے بارے میں کہیں بھی نہیں آئی ہے بلکہ مذی کے بارے میں غسل کے سوا اور کچھ آیا ہی نہیں ہے پھر مذی اور ودی دونوں اپنے قوام میں بول کے زیادہ قریب ہیں اس لیے ان سب کا حکم ایک ہے۔ اثر مسئول عنہ سعید بن مسیّب کا ہے زہری کا نہیں ہے، اور بخاری میں نہیں ہے بلکہ موطا میں ہے، اور محمول ہے دل سے وسوسہ کے رفع میں مبالغہ پر۔ حقیقت پر محمول نہیں ہے۔ یا محمول ہے اس آدمی پر جو سلس المذی یا سلس الودی کی بیماری کی وجہ سے معذور ہے۔ وہذا علی مذہب مالک فقط للائمة الثلاثة واللہ اعلم

عبیداللہ رحمانی (مکاتیب حضرت شیخ الحدیث مبارکپوری بنام مولانا عبدالسلام رحمانی ص: 67 68 69)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 178

محدث فتویٰ